Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰ | سوموار ۱۸ شوال ۱۴۱۰ھ، ۱۴ ہجرت ۱۳۶۹ ہش، ۱۴ مئی ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۰۸

خدا سے لقاء حاصل کرنا

"خدا تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ ہر محنت کرنے والے کو، اگر وہ حسبِ توفیق محنت کرے، لقاء کی دعوت دیتا ہے اور چونکہ خود دیتا ہے اس لئے لازماً انسان یقین کے ساتھ محنت کرتا ہے کہ اگر مَیں حقیقی معنوں میں جیسا کہ فرمایا گیا ہے اس کی لقاء کی کوشش کروں گا تو لقاء سے محروم نہیں رہوں گا۔"

(ارشاد سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ
الفضل ۵ اپریل ۱۹۹۰ء صفحہ ۲)

ارشاداتِ عالیہ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"لیکن یہ بات یاد رکھو کہ کتابوں میں جب لکھا جاتا ہے کہ بدیاں چھوڑ دو اور نیکیاں کرو تو بعض آدمی اتنا ہی سمجھ لیتے ہیں کہ نیکیوں کا کمال اسی قدر ہے کہ جو مشہور بدیاں ہیں مثلاً چوری، زنا، غیبت، بددیانتی، بدنظری وغیرہ موٹی موٹی بدیوں سے بچتے ہیں تو اپنے آپ کو سمجھنے لگتے ہیں کہ ہم نے نیکی کے تمام مدارج حاصل کر لیے ہیں اور ہم بھی کچھ ہو گئے ہیں۔ حالانکہ اگر غور کر کے دیکھا جاوے تو یہ کچھ بھی چیز نہیں ہے۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو چوری نہیں کرتے ہیں۔ بہت سے ایسے ہیں جو ڈاکے نہیں مارتے یا خون نہیں کرتے یا بدنظری یا بدکاری کی بدعادتوں میں مبتلاء نہیں ہیں۔ زیادہ سے زیادہ اسے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس نے ترکِ شر کیا ہے خواہ وہ عدمِ قدرت ہی کی وجہ سے ہو قرآن شریف صرف اتنا ہی نہیں چاہتا کہ انسان ترکِ شر کر کے سمجھ لے کہ بس اب مَیں صاحبِ کمال ہو گیا۔ بلکہ وہ تو انسان کو اعلیٰ درجہ کے کمالات اور اخلاقِ فاضلہ سے متصف کرنا چاہتا ہے کہ اس سے ایسے اعمال و افعال سرزد ہوں جو بنی نوع کی بھلائی اور ہمدردی پر مشتمل ہوں اور اُن کا نتیجہ یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جاوے۔"

(ملفوظات جلد ۷، صفحہ ۲)

فرمانبرداری بڑی اعلیٰ صفت ہے

ارشاد سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاول) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

بہت سے لوگ ہیں جو امیر ہیں۔ بہت سے لوگ اخلاق ظاہر کرتے ہیں چندے بھی دیتے ہیں۔ بہت سے خوشامد کرتے ہیں اور ایسے ایسے بھاری لقب دیتے ہیں جو شاید ہماری نسل میں سے کسی کو نہ دئے گئے ہوں مگر وہ آدمی جو فرمانبرداری میں غرق اور کسی بات کی پرواہ نہ کرے وہ ملے تو بے نظیر اکسیر ہے۔ فرماں برداری بڑی اعلیٰ صفت ہے۔ ہاں یہ سمجھ لے کہ جو حکم دیا گیا ہے وہ مال، عزت، دین کو نقصان پہنچانے والا تو نہیں یا قربِ الٰہی سے دور کرنے والا تو نہیں ایسے شخص کے پاس بھی ہرگز نہ بیٹھنا چاہیئے۔ ہمارے بزرگوں میں سے ایک شعر پڑھا کرتے تھے۔

باہر کہ نشستی و نشد جمع دلت
وانہ تو نہ رہید صحبت آب و گلت
زنہار ز صحبتش گریزاں مے باش
ورنہ نہ کند روحِ عزیزاں بحلت

یعنی جس کی صحبت میں بیٹھ کر جمعیتِ تامہ اور سچی طمانیت حاصل نہ ہو اور اعلیٰ اغراض کے لئے ادنیٰ اغراض کی قربانیوں کی توفیق نہ ملے تو اس کی محبت کی اجازت نہیں چنانچہ کہا ہے ورنہ نہ کند روحِ عزیزاں بحلت۔

اسی طرح اس کے آگے ربوبیّت کا درجہ ہے ہم نہ تھے اس نے ہمیں وجود بخشا۔ زندگی دی بیان سکھایا قویٰ دئے۔ مَیں اپنے قویٰ پر خود ہی حیران ہوں اور میرا دل رقص میں آجاتا ہے کہ اس نے مجھے کان کیسے دیئے ہیں آنکھیں کیسی عطا کی ہیں۔ زبان کیسی دی ہے۔ دماغ کیسا۔ دل کیسا دیا ہے کہ ساری دنیا قربان ہو جائے پر میرے مولا کی بڑائی ہو جاوے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی محبت بخشی ہے کہ میرے کسی گوشہ میں آپ کی تعلیم۔ آپ کی اولاد۔ آپ کی آل سے ذرا بھی بغض نہیں رہا۔ مَیں نے اتنی تاریخیں پڑھی ہیں۔ خارجی شیعہ۔ رافضی کی مگر پھر بھی کسی صحابی سے مجھے رنج نہیں نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی سے نہ کسی آل اولاد سے رنج ہے اور یہ خدا کا فضل ہے اور اسی کی ربوبیت کی شان سے ہے۔

خطباتِ نور جلد دوم صفحہ ۹۵، ۹۶

○ محترم و مکرم میاں حسام الدین (سابق امیر مقامی پشاور و نائب امیر صوبہ سرحد) ایڈووکیٹ ہائی کورٹ پشاور امسال پاکستان بار کونسل کے ممبر منتخب ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز انہیں مبارک فرمائے اور زیادہ سے زیادہ مفید خدمات کی توفیق بخشے۔

محترمہ بیگم قیصرہ ملک صاحبہ آف گجرات والدہ مکرم حبیب اللہ صاحب طارق حال مقیم لاہور مورخہ ۸ اپریل ۱۹۹۰ء کو مختصر علالت کے بعد عادل ہسپتال لاہور میں وفات پا گئیں۔ بوقت وفات آپ کی عمر تقریباً ۶۶ سال تھی۔ اسی روز جنازہ ربوہ لایا گیا اور بعد نمازِ مغرب بیت المہدی گول بازار ربوہ میں نمازِ جنازہ پڑھی گئی۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔ بعد نماز عشاء بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم صوفی خدا بخش صاحب عبد زیروی نے دعا کرائی۔ انہوں نے اپنے پیچھے چار بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑے۔

احباب ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

○ مکرم چوہدری محمد اسماعیل صاحب خالد سابق مینجر اراضیات انجمن تحریکِ جدید سندھ دل کے عارضہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم عبد الشکور صاحب جاوید۔ (دار الرحمت شرقی الف) کی والدہ محترمہ کی آنکھ کا اپریشن ۱۴ مئی کو فضلِ عمر ہسپتال میں ہو رہا ہے۔

احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردمندانہ درخواستِ دعا ہے۔"

○ مکرم محمد عبد الرؤف صاحب اسلام آباد امتحان میں اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس، ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی، ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۴ ہجرت ۱۳۶۹ ہش ۱۴ مئی ۱۹۹۰ء

صدقات تقدیر بدل دیتے ہیں

صدقات تقدیر کو بدل دیتے ہیں۔ ایک تو اس کے یہ معنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی راہ میں دیئے ہوئے صدقات ہمیں کسی آنے والی مصیبت سے بچا سکتے ہیں یا کسی نہ ملنے والی نعمت کا ہمیں مورد بنا سکتے ہیں۔ ہماری تدبیر کی خامی کو دُور کر کے ہمارے لئے بہترین راہیں متعین کر سکتے ہیں۔ اور جس چیز یا جس عمل سے یہ باتیں حاصل ہو جائیں اس کی اہمیت کا کیا ہی کہنا۔ صدقات سے یہ سب کچھ ہوتا ہے۔ اور اسی لئے صدقات کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں۔ لاکھوں کروڑوں انسان ہر روز اس بات کا تجربہ کرتے ہیں اور دوسروں کو عملی رنگ میں تلقین کرتے ہیں کہ وہ ایسا کریں۔

صدقات کا ایک اور پہلو بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ جو شخص آڑے وقت میں غریبوں کی امداد کرے اس کی بہت سی بلائیں ٹل جاتی ہیں کیونکہ بلا واسطہ یا بالواسطہ بہت سی بلائیں غربت کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ معاشرہ میں ناہمواری کا غریبوں کو تو نقصان ہوتا ہی ہے۔ متوسط درجے کے لوگوں کو اور امیروں کو خاص طور پر اس کا نقصان ہوتا ہے۔ چوری چکاری اور ڈاکے اور غربت کی مصیبت کا بدلہ لینے کے لئے دوسروں پر ہاتھ اٹھانا۔ یہ سب کچھ اس بات کا نتیجہ ہوتا ہے کہ جو لوگ مدد کے مستحق ہیں ان سے مدد روکی جاتی ہے۔ انہیں اس حال میں رہنے دیا جاتا ہے کہ مفلسی میں آٹا گیلا ہوتا رہے۔ اگر معاشرہ کا کھاتا پیتا طبقہ کمزور طبقے کی مدد کرتا رہے اور مدد کرنے والے لوگ کھل کر سامنے آئیں تو یقیناً غریب طبقے کو ان سے ہمدردی پیدا ہو جائے گی اور جتنی غریب کی طرف سے ہمدردی کام آتی ہے شائد ہی کوئی اور چیز کام آتی ہو۔ غریب تو اپنی جان تک قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ پس اسے یہ پتہ چلنا چاہیئے کہ کون اس کا ہمدرد ہے اور کون اس کی غربت میں اس کی مدد کر کے اس کے حالات کو بہتر بنانے کی خواہش رکھتا ہے۔

اگر ہم معاشرہ کے اس پہلو کو مد نظر رکھیں تو یقیناً صدقات کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ ایک پہلو سے خدا کا فضل اور دوسرے پہلو سے معاشرہ کی ناہمواری کو دُور کر کے غریبوں کی محبت کا حصول۔

مری مٹی بہت نم ہے بہت زرخیز ہے پیارے
چلا قلب و نظر کی سب سے بڑھ کر تیز ہے پیارے
خدا کے فضل سے میں احمدی رسیا ہوں نیکی کا
امامت کا ہر اک ارشاد اک مہمیز ہے پیارے

ابو الاقبال

کشمیر جل رہا ہے

سُنئے شہرِ مدینہ! کشمیر جل رہا ہے
قدرت کا وہ خزینہ، کشمیر جل رہا ہے
سُنئے شہرِ مدینہ! کشمیر جل رہا ہے

گل پوش وادیوں نے جس کو بنایا دُلہن
وہ حُسن کا سفینہ، کشمیر جل رہا ہے
سُنئے شہرِ مدینہ! کشمیر جل رہا ہے

کب ہوگی غمزدوں پر لطف و کرم کی بارش
مانندِ سوزِ سینہ، کشمیر جل رہا ہے
سُنئے شہرِ مدینہ! کشمیر جل رہا ہے

پنجاب کی زمیں کو دی آب و تاب جس نے
وہ شہرِ آبگینہ، کشمیر جل رہا ہے
سُنئے شہرِ مدینہ! کشمیر جل رہا ہے

اُبھرا ہے جس زمیں سے عزمِ بلندِ غازی
بامِ شرف کا زینہ، کشمیر جل رہا ہے
سُنئے شہرِ مدینہ! کشمیر جل رہا ہے

جس نے مجاہدوں کو دی خاتمِ سلیماں
وہ ضو فشاں نگینہ، کشمیر جل رہا ہے
سُنئے شہرِ مدینہ! کشمیر جل رہا ہے

ظلم و ستم کی آتش ٹھنڈی ہوئی نہ شیداؔ
سردی کا ہے مہینہ، کشمیر جل رہا ہے
سُنئے شہرِ مدینہ! کشمیر جل رہا ہے

عبد الرحمٰن شیداؔ

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے یہ نظم اشاعت کیلئے عنائت فرمائی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون - سین

عدالت ایک - فیصلے دو ۲

ارشد پرویز پاکستانی ہیں لیکن انہیں کینیڈا کی شہریت مل چکی ہے اور وہ اپنی فیملی کے ساتھ کینیڈا میں ہی رہائش پذیر ہیں۔ گذشتہ ۲۳ ماہ سے وہ فلاڈلفیا کی ایک جیل میں مقید تھے۔ اب جس جج نے جس عدالت سے انہیں ۵ سال قید کی سزا دی تھی اسی جج نے اسی عدالت سے مقدمہ دوبارہ سنتے ہوئے ان کی باعزت رہائی کا فیصلہ دیا ہے۔ ان پر الزام یہ تھا کہ انہوں نے پاکستان میں اسلامی بم کی تیاری کے لئے MARAGIN سٹیل خرید کر بھیجنے کی کوشش کی ہے۔ مختلف اداروں نے جن میں لائسنسنگ ڈیپارٹمنٹ اور کسٹمز وغیرہ کے ادارے شامل تھے نے ان کو اسلامی بم کے نظریے میں ملوث کرنے کی کوشش کی اور چونکہ امریکہ پر اسلامی بم کا ہوّا سوار ہے اس لئے تمام متعلقہ اداروں نے مل جل کر ارشد پرویز کے مقدمے کو سزا پر منتج کروایا۔ کہتے ہیں کہ ان کے پہلے وکیل نے یہ بات بھی معلوم کرنے کی کوشش نہ کی کہ MARAGIN سٹیل اشیائے ممنوعہ کی فہرست میں شامل ہے یا نہیں۔ رہائی کے بعد مسٹر ارشد پرویز نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ وہ جعلی الزامات ایسے تھے کہ جو باتیں میری صفائی پیش کر سکتی تھیں۔ ان کے متعلق کاغذات فراہم کئے جانے سے انکار کر دیا گیا۔ بلکہ یہ بھی کہا گیا کہ اگر یہ کاغذات فراہم کر دئے گئے تو امریکہ اور پاکستان کے تعلقات نہایت درجہ خراب ہو جائیں گے۔ یہ مقدمہ مجھ پر اور میری فیملی پر ایک نہایت گھناؤنا حملہ ہے۔ میں نے یہ سارا عرصہ اس بات پر اصرار کیا ہے کہ میں بے گناہ ہوں۔

ارشد پرویز کی فیملی، پاکستانی کمیونٹی اور ان کے دوستوں نے کینیڈا کی حکومت کو اس بات پر آمادہ کیا کہ یہ کیس دوبارہ سنا جانا چاہیئے۔ چنانچہ کیس دوبارہ سنا گیا اور انہیں باعزت رہائی دی گئی۔ اب انہوں نے امریکی محکمہ تجارت امریکی کسٹمز امریکی محکمہ انصاف پر ۵ کروڑ ڈالر ہرجانے کا مقدمہ کیا ہے اور اسی طرح کارپینٹر ٹیکنالوجی کارپوریشن پر بھی ۵ کروڑ ڈالر ہرجانے کا مقدمہ کیا ہے۔ دیکھیئے ان دونوں مقدمات کا کیا فیصلہ ہوتا ہے۔ آخر ایک بے گناہ کو ۲۳ ماہ قید میں رکھنے کا کیا جواز ہے۔ اس عرصے میں ان کی اپنی تکالیف کے علاوہ ان کی فیملی بھی تو نہایت پریشان کن حالات میں سے گزری ہوگی۔

مقبوضہ کشمیر کے حالات

جیسے جیسے مقبوضہ کشمیر کے حالات خراب سے خراب تر ہوتے جا رہے ہیں۔ دنیا کی دونوں بڑی طاقتوں امریکہ اور روس کی اس سلسلے میں تشویش بڑھ رہی ہے۔ اس وقت یہ دونوں طاقتیں اس کوشش میں مصروف ہیں کہ پاکستان اور ہندوستان جنگ میں نہ الجھ جائیں۔ خاص طور پر امریکہ روس کی توجہ اس طرف مبذول کروا رہا ہے۔ وہ یہ بھی نہیں چاہتے کہ ایسے لوگ جو مقبوضہ کشمیر سے تعلق رکھتے ہیں اور تشدد پسندی ان کا رجحان ہے انہیں حالات کو مزید حالات خراب کرنے کی اجازت دی جائے اگر ایسا کوئی کشمیری دنیا کا دورہ کر رہا ہو تو جہاں تک ممکن ہے اسے روکا جائے۔ جیسے کہ امریکہ نے امان اللہ خان کا ویزا منسوخ کر دیا ہے۔ یہ پاکستان میں قائم شدہ جموں کشمیر لبریشن فرنٹ کے چیئرمین ہیں۔ امان اللہ خان اس وقت امریکہ میں ہیں اور ان کے ویزے کی منسوخی کا یہ مطلب ہے کہ انہیں مزید وہاں رہنے کی اجازت نہ دی جائے تاکہ وہ لوگوں کے جذبات کو احتجاج کے لئے ابھار نہ سکیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ امریکہ نے بھارت کے دباؤ تلے آ کر یہ ویزا منسوخ کیا ہے۔ اگرچہ امان اللہ خان کا کہنا یہ ہے کہ اخباروں میں تو یہ خبر چھپ گئی ہے لیکن ذاتی طور پر مجھے امریکی حکومت نے ابھی تک ویزے کی منسوخی کی اطلاع نہیں دی۔

بنگلہ دیش ۔ اخبارات کی بحالی

صدر حسین محمد ارشاد نے گذشتہ روز ایک روزنامے اور دو ہفت روزہ اخبارات سے اس وقت پابندی اٹھا لی جب مدیروں اور صحافیوں نے اس بات کی اپیل کی۔ صدر حسین محمد ارشاد نے اس امید کا اظہار کیا کہ ان پرچوں کی اشاعت میں ذمہ دارانہ صحافت کو مدنظر رکھا جائے گا۔ آپ مدیران اور صحافیوں کی یونین کے رہنماؤں سے بات کر رہے تھے۔ حکومت نے روزنامہ ملت گذشتہ دسمبر میں بند کیا تھا اور اس پر الزام یہ تھا کہ وہ لوگوں کو صدر ارشاد کی حکومت کا تختہ الٹنے پر اکسا رہے ہیں صدر ارشاد نے ۱۹۸۲ء میں حکومت کا تختہ الٹ کر اقتدار سنبھالا تھا۔

نیپال میں تبدیلی

اب جبکہ نیپال کے شاہ بریندرا نے پنچائتی حکومت کو برخاست کر کے کثیر الجماعتی حکومت کے قیام کی اجازت دے دی ہے اور کرشنا پرشاد بھٹارائی کی وزارت عظمیٰ میں نئی کابینہ کی تشکیل ہو رہی ہے۔ جس میں دو ممبر شاہ بریندرا کے نامزد ہوں گے ہندوستان نے اس تبدیلی کو دیکھتے ہوئے اس خواہش کا اظہار کیا ہے۔ کہ اب نیپال اور ہندوستان کے تعلقات کو جلد از جلد بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ نیپال اور بھارت کے درمیان اس وقت تعلقات خراب ہو گئے تھے جب ہندوستان نے اس معاہدے کی تجدید سے انکار کر دیا تھا۔ جس کے ذریعے نیپال کو ہندوستانی اشیاء فراہم کی جاتی تھیں یا ہندوستان کے ذریعے دیگر ممالک سے لائی گئی اشیاء نیپال پہنچائی جاتی تھیں۔ اب کہا جاتا ہے کہ ہندوستان کا اصل مقصد یہی تھا کہ پنچائتی حکومت کو ختم کر کے کثیر جماعتی جمہوریت کے قیام کی راہ ہموار کی جائے۔ موجودہ وزیر اعظم بھٹارائی نے بھی کہا ہے کہ جہاں تک تجارت سے متعلق جھگڑے کا تعلق ہے اسے ترجیحی بنیادوں پر حل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ عنقریب الیکشن کروائے جائیں گے اور ان کے بعد صحیح معنوں میں کثیر الجماعتی سیاست کا آغاز ہو جائے گا۔ نیپال کے سیاستدان اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ ہندوستان نے معاہدے کی تجدید نہ کرتے ہوئے انہیں بہت بڑی مشکل میں ڈال دیا تھا۔ اور یہی وہ سب سے بڑی بات ہے جس نے نیپال کو کثیر الجماعتی بنیادوں پر حکومت تشکیل دینے کی طرف توجہ دلائی ہے۔

روس اور شام

روسی ٹیلی ویژن نے بتایا ہے کہ صدر میخائل گورباچوف نے حافظ الاسد صدر شام کو یقین دہانی کرائی ہے کہ روس سے اسرائیل جانے والے یہودیوں کی وجہ سے عربوں کے حقوق پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ انہوں نے اس بات کی بھی تردید کی کہ روس اور امریکہ نے آپس میں یہودیوں کی اسرائیل واپسی کے سلسلے میں کوئی خفیہ معاہدہ کیا ہے۔ رپورٹ میں واضح طور پر یہ بتایا ہے کہ مسٹر گورباچوف نے حافظ الاسد کو یقین دلایا ہے کہ عربوں کے حقوق کی نگہداشت کی جائے گی ٹیلی ویژن کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ روسی رہنمانے عربوں کی حمایت کا اعلان کیا اور حافظ الاسد سے اس بات پر اتفاق کیا کہ امریکہ بعض حالات میں مشرق وسطیٰ میں قیام امن کی راہ میں روک بن رہا ہے۔

تاس ایجنسی نے کہا ہے کہ شامی اور روسی رہنماؤں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ بعض حالات میں بش انتظامیہ کی کارکردگی ریگن انتظامیہ سے کم تر یا بدتر ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اسرائیل اس بات پر آمادہ نہیں ہو رہا کہ مشرق وسطیٰ میں امن کی تجاویز پر غور کیا جائے اور اس کے فروغ کے لئے کچھ اقدامات کئے جائیں بلکہ وہ اشتعال انگیز اور تشدد پسندانہ رویہ اختیار کئے ہوئے ہے حافظ الاسد اور گورباچوف کریملن میں آپس میں ملے اور وہاں ظہرانے کے بعد انہوں نے دوسرے سرکاری افسروں کے ساتھ مل کر گفت و شنید کی۔

خدام متوجہ ہوں

○ خدام کے سالانہ مرکزی امتحان بتدی اور سابق سال ششم ۱۵ جون کو منعقد ہوں گے۔ ان کا نصاب تمام مجالس کو بھجوایا جا چکا ہے۔ اس کے مطابق تیاری کرتے رہیں۔

○ سالانہ مقابلہ مضمون نویسی بعنوان "سیرت حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ۔ حقوق العباد کی روشنی میں" کی آخری تاریخ ۳۱ اگست ۱۹۹۰ء ہے۔

مہتمم تعلیم

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

سوونیئر

شائع کردہ : جماعت احمدیہ امریکہ

احمدیہ جماعت امریکہ کا ۹۲ صفحات پر مشتمل سوونیئر چھپ تو وقت پر ہی گیا تھا۔ لیکن بعض وجوہات کی بناء پر ہمیں تاخیر سے ملا ہے۔ اور اسی لئے اس کا تعارف بھی کسی قدر تاخیر سے ہی پیش کیا جا رہا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہر جماعت نے اپنا اپنا سوونیئر شائع کرنے میں نہایت دلی جذبے کے ساتھ کوشش کی ہے۔ مضامین اچھے۔ تصاویر اچھی، کاغذ اچھا اور اس کی طباعت بھی اپنے ملک کے مطابق خاصی اچھی۔ اس سوونیئر میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت (الرابع) کا وہ پیغام جو حضور نے جشن تشکر کے سلسلے میں دیا تھا شامل اشاعت ہے۔ اس پیغام کے علاوہ محترم شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مربی انچارج اور ان کے دو نائب امراء کے پیغامات بھی شامل ہیں۔ غیر از جماعت دوستوں کے علاوہ صدر لجنہ اماء اللہ امریکہ کا بھی ایک مختصر سا پیغام سوونیئر میں شامل ہے۔ غیر از جماعت تو جنہوں نے اس سوونیئر کے لئے پیغامات بھیجے ان میں مسٹر لوئیس حمان جو گیٹسبرگ کالج میں مذہب کے پروفیسر ہیں۔ اور مسٹر باخ جو انٹرنیشنل ریلیجس لبرٹی ایسوسی ایشن کے سیکرٹری جنرل ہیں۔ اور مسٹر ٹونی۔ بی۔ پال۔ جو امریکہ کی کانگریس کے ممبر ہیں نے بھی پیغامات ارسال فرمائے اور یہ پیغامات اس سوونیئر کا حصہ ہیں۔ احمدیہ جماعت کے عقائد اور ان کی کارکردگی اور اسی طرح مستقبل میں احمدیہ جماعت کی توقعات سے متعلق ایک مفصل مضمون محترم صاحبزادہ میاں مظفر احمد صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ اسی طرح دو اور مضامین چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نوبل لارئیٹ کے متعلق شامل اشاعت ہیں۔ ایک نہایت نایاب اور دلچسپ تحریر مسٹر الیگزینڈر ویب کا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نام مکتوب اور حضور اقدس کی طرف سے اس خط کا جواب بھی شامل اشاعت ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور حضور کے چاروں جانشینوں کے متعلق مختصر نوٹس دئے گئے ہیں اور حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) کے امریکہ کے دورے کی تفاصیل بھی۔ سوونیئر میں امریکہ کے مختلف میئرز کی طرف سے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ڈے قرار دئے جانے کے ریزولیوشن اور احکامات بھی شامل ہیں۔

جہاں تک تصاویر کا تعلق ہے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضور کے چاروں جانشین، حضور کے اکابر رفقاء اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان کا نذرانہ پیش کرنے والوں کی تصاویر خاص اہمیت کی حامل ہیں۔ حضرت امام جماعت (الرابع) کی مختلف سربراہان مملکت سے ملاقاتیں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جلسوں اور مختلف دیگر مواقع پر حضور انور کے اپنی جماعت کے افراد اور غیر از جماعت افراد سے گروپ فوٹوز شامل ہیں۔ محترم شیخ مبارک احمد صاحب کی بعض بڑی اہم تصاویر جن میں آپ بعض عمائدین کو قرآن مجید کا تحفہ پیش کر رہے ہیں بھی شامل اشاعت ہیں۔ اسی طرح پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کو ایک تصویر میں نوبل انعام وصول کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ تصاویر کا حصہ اس لحاظ سے بھی اہمیت رکھتا ہے کہ بعض تصاویر فی الحقیقت نایاب کہلانے کی مستحق ہیں۔ اس سوونیئر میں کوشش کر کے ان تصاویر کو شامل کیا گیا ہے اور اس کی رونق کو بڑھایا گیا ہے۔ جی تو چاہتا ہے کہ ہر تصویر کا ذکر کیا جائے اور اسی تعارف کے ذریعے اپنے قارئین کی خدمت میں اس سوونیئر کی جملہ تفاصیل پیش کر دی جائیں۔ لیکن ایسا اس لئے ممکن نہیں ہے کہ تعارف کو بہرحال تعارف ہی رہنا چاہیے اور تعارف پڑھنے کے بعد دل میں یہ خواہش مچلنی چاہیے کہ سوونیئر کو دیکھ کر مزید تفصیلات معلوم کی جائیں۔ اسی لئے ہم بھی امریکہ کی احمدیہ جماعت کے اس سوونیئر کو ان مختصر سے الفاظ پر ختم کرتے ہیں۔ لیکن ایسا کرنے سے پہلے ہم ہر اس شخص کو جس نے اس کی ترتیب تدوین۔ تزئین طباعت اور اشاعت میں حصہ لیا ہے۔ دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہیں کہ وہ سب کو اپنے فضلوں سے نوازے اور اس سوونیئر کو ہر رنگ میں اور ہر شخص کے لئے بابرکت بنائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

(ن۔ س)

مرزا خلیل احمد قمر

انسداد منشیات کا ایک انوکھا طریقہ

دنیا کو منشیات سے نجات دلانے کی مہم پورے زور و شور سے دنیا کے اکثر ملکوں میں جاری ہے۔ تاکہ نسل انسانی کو اس لعنت سے نجات دلائی جائے جو انسانی نسل کے ذہنوں اور جسموں کو مفلوج کر رہی ہے۔ امریکہ اس مہم میں پیش پیش ہے۔ امریکہ منشیات کے خاتمے کے لئے اربوں ڈالر خرچ کر رہا ہے۔ اور جن ممالک میں منشیات تیار کی جاتی ہیں ان کو اقتصادی امداد دے کر منشیات کی تیاری سے باز رکھنے کی کوششیں کر رہا ہے اور کہیں اقتصادی امداد بند کر کے منشیات کی روک تھام کے لئے دباؤ ڈال رہا ہے۔ اب صدر امریکہ مسٹر بش نے منشیات کے خلاف اپنی مہم میں ان کیڑوں کو استعمال کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو کیٹر پلر یا کمبل کے کیڑے کہلاتے ہیں۔ لیکن ان کیڑوں کو کس طرح استعمال کیا جائے گا۔ اس منصوبہ کی تفصیل یہ ہے کہ یہ ایک انچ لمبا کیڑا جو مالیا کہلاتا ہے جو "کوکا" کی فصلوں کو تباہ کرتا آیا ہے۔ یہ کیڑا ہزاروں کی تعداد میں ہوائی جہازوں کے ذریعے جنوبی امریکہ کے ملک پیرو کی بالائی وادی میں گرایا جائے گا۔ جہاں کوکا کی کاشت ہوتی ہے۔ توقع یہ ہے اس طرح فصل کی جو تباہی عمل میں آئے گی وہ اس تباہی سے کہیں زیادہ ہو گی جو امریکی فوج کے ۸۲ ویں چھاتہ بردار ڈویژن کے سپاہیوں کو وہاں بھیجنے سے ممکن ہوتی کم از کم اس منصوبے پر کام کرنے والے سائنسدانوں کی یہی رائے ہے کوکا کے کاشتکار پہلے بھی اپنی فصلوں پر بھاری مقدار میں مالیا مار دوائیں چھڑکتے آئے ہیں۔ لیکن امریکہ کی زرعی تحقیقی سروس کے اعلیٰ حکام کا خیال ہے کہ اگر لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں ان کیڑوں کو گرایا جائے تو "کوکا" کی فصل کا بڑی حد تک صفایا کر دیں گے۔ اس پورے منصوبے کا سب سے اچھا پہلو اس پر آنے والی لاگت ہے اب زرعی تحقیق کی مد میں خرچ کیا جانے والا بجٹ بڑھا کر ۴۰ لاکھ پونڈ کر دیا گیا ہے۔ جس پر مالیا پر کام کرنے کے علاوہ اس سرخ رنگ کی دوا کے اثرات کو چیک کرنے کے اخراجات بھی شامل ہیں۔ جو ماری جوانا یا چرس کے پودے کو تباہ کرتی ہے اور مٹی میں پائے جانے والے ان اجزاء کی تحقیق کے کام پر بھی جو کوکا کے پودے کو تباہ کرتی ہے۔ تحقیقی ماہرین اس پورے منصوبے کی تفصیلات بتانے میں پس و پیش سے کام لے رہے ہیں کہ کہیں کوکا کے کاشتکار جواب میں نہ جانے کونسی کارروائی کریں گے اور جیسا کہ زرعی ایسوسی ایٹ کے نائب منتظم والٹے مار کلیس نے کہا کہ اگر یہ منصوبہ کامیاب ہو گیا تو منشیات کے کاروبار میں ملوث افراد کو بہت سخت نقصان کا اندیشہ ہے۔ لیکن نقصان پیرو سمیت جنوبی امریکہ کے دوسرے ان ملکوں کا اتنا ہی ہو گا جہاں کوکا کافی مقدار میں کاشت ہوتی ہے۔ منشیات کی روک تھام کے لئے اس طرح کی جراثیم کش دوائیوں کا جنگی ہتھیاروں کے طور پر استعمال سفارتی آداب کے لحاظ سے یقیناً کوئی مؤثر ترین اقدام نہیں امریکہ کے انسداد منشیات کے محکمہ کے ایک عہدیدار کے مطابق تو اس طرح کے اقدام سے جنوبی امریکہ کے ممالک بُری طرح سیخ پا ہو جائیں گے کہ ان کے علاقوں میں اس طرح کے فصل مار کیڑے گرائے جائیں۔ امریکہ کے نزدیک یہ اتنی خطرناک بات نہیں جتنی کہ ان پودے مار دواؤں کا چھڑکاؤ تھا جو اس کی فوجوں نے ویت نام کی جنگ میں بہتر سمجھا اور جس پر کافی تنقید بھی ہوئی۔ لیکن پھر بھی زرعی تحقیقی ماہرین کو اس بات کا جائزہ لینا ہے کہ

باقی ص ۷ کالم ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگاں

مولانا محمد منور

جناب عثمان حسن سندھی صاحب

۱۹۵۸ء میں بہت سا سواحیلی لٹریچر لے کر میں نیروبی سے شمالی روڈیشیا بذریعہ بس گیا۔ سب سے پہلے نڈولا (NDOLA) پہنچا۔ وہاں ایک ہفتہ قیام کیا۔ وہاں سے اس ملک کے دارالحکومت لوساکا (LUSAKA) گیا۔ وہاں بھی ایک ہفتہ قیام رہا۔ ترجمۃ القرآن سواحیلی اور دوسرا سواحیلی لٹریچر ان دونوں شہروں میں کافی فروخت ہوا۔ ہمارے انگریزی ماہنامہ "دی ایسٹ افریقن ٹائمز" کی خریداری بھی کئی لوگوں نے قبول کی۔ ان دونوں شہروں میں ہماری جماعت کے کوئی دوست موجود نہیں تھے۔

میرا تیسرا پڑاؤ شہر فورٹ جیمسن میں ہوا۔ یہ شہر سارا کا سارا مسلمان آبادی پر مشتمل تھا۔ تجارت پیشہ مسلمانوں کا تعلق ہندوستان سے تھا۔ میرا قیام بھی ایک مسلمان تاجر الحاج ابراہیم بھائی بدات کے ہاں ہوا۔ وہاں جا کر معلوم ہوا کہ اس شہر میں ایک احمدی دوست رہتے ہیں۔ مگر سخت تندخو اور علیحدگی پسند واقع ہوئے ہیں۔ لوگوں سے ملنا بھی پسند نہیں کرتے۔ ان کا نام عثمان حسن سندھی ہے۔ مجھے مشورہ دیا گیا کہ ان سے ملاقات نہ کی جائے۔ مجھے دیکھ کر وہ سخت برہم ہوں گے۔

ایک دن میں جرأت کر کے ان کے ہاں چلا ہی گیا۔ بڑے تپاک سے پیش آئے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ احمدی نہیں ہیں۔ البتہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور سے انگریزی لٹریچر منگوا کر لوگوں میں تقسیم کرتے رہتے ہیں۔ انگریز اور افریقی عیسائیوں سے بھی بحث مباحثہ کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے وہ احمدی مشہور ہو گئے ہیں۔ جناب سندھی صاحب نے بھی ہمارے ماہنامہ کی ایک سال کے لئے خریداری قبول کر لی۔

شمالی روڈیشیا اور نیاسالینڈ کا دورہ ختم کر کے دو ماہ بعد میں نیروبی (کینیا) واپس آگیا۔ انگریزی اخبار میں انہیں ہر ماہ باقاعدگی سے بھجواتا رہا۔ اس میں انگریزی کتب کا اشتہار چھپتا تھا۔ کچھ کتب انہوں نے منگوائیں اور مطالعہ جاری رکھا۔ طبیعت میں سعادت تھی۔ حق پسندی کا جذبہ دل میں موجزن تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئے۔ ان کے بیوی بچے اپنے اعتقادات پر قائم رہے اور گھریلو معاملات ٹھیک ٹھاک چلتے رہے۔

کچھ عرصہ کے بعد مَیں نے انہیں وصیت کرنے کی تحریک کی۔ انہوں نے اپنی آمد اور جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت کر دی جو منظور ہو گئی۔ اپنا ماہانہ چندہ وہ برٹش پوسٹل آرڈرز کے ذریعہ باقاعدگی سے ادا کرتے رہے۔

۱۹۶۱ء میں میرا تبادلہ دارالسلام (تنزانیہ) ہو گیا۔ وہاں جا کر بھی میں نے ان سے خط و کتابت جاری رکھی۔ میں نے انہیں تحریک کی کہ چونکہ ان کے بچے جماعت میں شامل نہیں ہیں۔ اس لئے وہ اپنی جائیداد کا دسواں حصہ بھی جلد از جلد ادا کر دیں۔ انہوں نے خود ہی اس کی قیمت لگا کر دسواں حصہ بالاقساط پوسٹل آرڈرز کے ذریعے دارالسلام بھجوایا قریباً بیس ہزار شلنگ انہوں نے اس مد میں ادا کئے۔

ملکی حالات جب خراب ہونے شروع ہوئے تو انہوں نے اپنی جائیداد فروخت کر دی اور بچوں سمیت اپنے وطن ہندوستان چلے گئے۔ کچھ عرصہ ان سے رابطہ قائم نہ رہ سکا۔ شمالی روڈیشیا آزاد ہو کر زیمبیا کہلایا۔ فورٹ جیمسن کا نام بھی بدل گیا۔ لیکن جناب سندھی صاحب اپنے عقیدہ پر قائم رہے۔

۱۹۷۲ء میں جب میں تبدیل ہو کر کہیں اور چلا گیا اور میرے کچھ مضامین قادیان کے ہفت روزہ 'بدر' میں شائع ہوئے۔ تو انہیں میرے پتہ کا علم ہوا۔ انہوں نے مجھے مفصل خط لکھا اور اپنے حالات سے آگاہ کیا۔ نیز لکھا کہ وہ بہت بوڑھے ہو چکے ہیں اور بیمار ہیں۔ میں نے انہیں تسلی کا خط لکھا۔ مگر ان کا مرض بڑھتا گیا۔ تھوڑے دنوں کے بعد ان کی بیٹی کا خط آیا کہ ابا جان بہت بیمار ہیں۔ میں نے فوراً حضرت امیر صاحب قادیان کی خدمت میں درخواست بھجوائی کہ جناب سندھی صاحب کی عیادت کا سامان فرمائیں۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل نے محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کو ان کے ہاں بھجوایا۔ مگر سندھی صاحب کی وفات ہو گئی اور ان کے عزیزوں نے انہیں وہیں دفن کر دیا۔ محترم امینی صاحب نے خط کے ذریعے مجھے حالات سے مطلع فرمایا اور میں نے جناب سندھی صاحب کے کوائف حضرت امیر صاحب قادیان کی خدمت میں تحریر کر کے بہشتی مقبرہ قادیان میں ان کا یادگاری کتبہ لگانے کی درخواست کی۔ دسمبر ۱۹۷۳ء میں جب میں قادیان حاضر ہوا تو برادرم مولوی عبدالقادر صاحب یونس دہلوی نے مجھے ان کا کتبہ لگا ہوا دکھایا اور مجھے یقین ہو گیا کہ زیمبیا کے ہمارے یہ مقدس روح رکھنے والے بزرگ اس یادگار کے ذریعہ آسمانی روح رکھنے والے افراد کی فہرست میں شامل ہو گئے ہیں۔ مجھے اس سے قلبی اطمینان حاصل ہوا۔

آج حضور کا خطبہ جمعہ الفضل میں پڑھ کر معلوم ہوا کہ محترم مولانا امینی صاحب بھی اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں۔۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب کی وفات پر کئی سال بیت چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے تمام وفات یافتہ بزرگوں کے درجات اپنے حضور ہمیشہ بلند کرتا رہے۔

طاہرہ جبین۔ ربوہ

رانا عبداللطیف خان کاٹھگڑھی

میرے پیارے والد صاحب رانا عبداللطیف خان صاحب نمبردار کاٹھگڑی ۱۹۱۶ء میں کاٹھگڑھ میں پیدا ہوئے۔ آپ پیدائشی احمدی تھے۔ اس کے علاوہ آپ کو ایک اور سعادت بھی نصیب تھی۔ کہ آپکے والد محترم رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ تھے۔ آپ نہایت فرمانبردار بیٹے اور زندہ دل باپ تھے۔ آپ نے کبھی بھی ماتھے پر شکن نہیں آنے دیا تھا۔ کبھی کسی مصیبت سے گھبرائے نہیں تھے۔ ہر دکھ اور تکلیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کرتے تھے۔ والد محترم کی اولاد میں زیادہ لڑکیاں اور کم لڑکے تھے۔ مگر آپ ہمیشہ بیٹیوں سے بیٹوں کی نسبت محبت کا سلوک کرتے تھے۔ عرصۂ دراز ہوا کہ خدا نے میری بڑی بہن کو چار سال بعد بیٹا دیا۔ جب آپ نے سنا کہ خدا نے بیٹا دیا ہے، آپ فوراً سجدہ میں گر گئے۔ اور خدا کا شکر ادا کیا۔ فوراً حضرت امام جماعت (الثالث) کو بچے کے نام کے لئے خط لکھ دیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام نسیم اکبر رکھا۔

آپ کی زندگی انسانیت کا اچھا نمونہ تھی۔ آپ نے کچھ وقت چک نو ضلع فیصل آباد میں گذارا۔ آپ وہاں جماعت احمدیہ کے صدر کی حیثیت سے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اس کے علاوہ امامت کا فریضہ بھی سرانجام دیتے رہے۔ آپ کی زندگی کا زیادہ عرصہ چک نمبر ۲/T.D.A میں گزرا۔ آپ وہاں کے نمبردار تھے۔ اوّل درجہ کے مہمان نواز اور غریب پرور انسان تھے۔ غریب پروری کی مختصر مثال پیش کرتی ہوں۔ آپ نے نمبردار ہونے کے ناطے فدیہ وصول کرنے میں کبھی سختی سے کام نہ لیا تھا۔ اگر کوئی کاشتکار وقت پر فدیہ ادا نہ کر سکتا۔ تو اپنے پاس سے خزانہ میں رقم جمع کرا دیتے۔ جب وہ دینے کے قابل ہوتا تو لے لیتے ورنہ معاف بھی کر دیتے تھے۔ آپ فضول خرچی کو نہ پسند کرتے تھے اور نہ ہی بخیل تھے۔ آپ نے ہمیشہ ہر کام میں میانہ روی کو اختیار کیا۔

آپ کی زندگی میں بہت سے نشیب و فراز آئے۔ مگر آپ نے ہمیشہ ہمت اور حوصلہ سے کام لیا۔ اور اپنے مالکِ حقیقی سے مدد طلب کی۔ آپ نے اپنی زندگی کے آخری ایام اپنے آقا کے شہر ربوہ میں گزارے۔ جب کبھی آپ کسی کام سے ربوہ سے باہر چلے جاتے۔ تو لوگ نماز کے بعد ہمارے گھر آتے

باقی صـ۷ کالم ۱ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سعید احمد اعجاز

ابجد

۲۶ مارچ ۱۹۹۰ء کے "الفضل" میں مکرم ظہور احمد ناصر صاحب کا ایک خط شائع ہوا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ علم ابجد کی ابتدا ملکِ یونان سے ہوئی تھی۔ جس کہانی پر اس بات کی بنیاد رکھی گئی ہے وہ درست معلوم نہیں ہوتی۔ حروفِ ابجد اٹھائیس (۲۸) ہیں اور یہ سب کے سب عربی ہیں۔ یونانی حروفِ تہجی صرف چوبیس (۲۴) ہیں: اَلفا۔ بیٹا۔ گاما...... الخ یونانی حروفِ ہجا کو اگر انگریزی میں لکھا جائے تو صورت یہ ہوگی:۔

a, b, g, d, e, z, ē, th, i, k, l, m, n, x, o, p, r, s, t, u, ph, kh, ps, ō.

ان میں سے e (epsilon) اور ē (eta) نیز o (omicron) اور ō (omega) صوتی اعتبار سے ایک جیسے ہیں۔ باقی رہے ۲۲ حروف۔ غور فرمائیے ان ۲۲ حروف میں ۲۸ حروفِ ابجد کیسے سما سکتے ہیں۔

حروفِ ابجد جن حروف میں محصور ہیں وہ یہ ہیں:۔

ابجد۔ ہوز۔ حطی۔ کلمن۔ سعفص۔ قرشت۔ ثخذ۔ ضظغ۔

ضظغ میں سے ض اور ظ کا ہم آواز z (zeta) ہے اور یہ یونانی حروفِ ہجا میں آخر کی بجائے چھٹے نمبر پر ہے۔ اس لحاظ سے بھی، یونانی حروفِ ہجا کو علمِ ابجد کا ماخذ کہنا ناقابلِ فہم ہے۔

یونانی حروف میں، حروفِ ابجد کا صرف دو جگہ سراغ ملتا ہے۔ ایک abgd میں دوسرے klmn میں۔

یونانی کی نسبت انگریزی کے حروفِ ہجا ابجد سے زیادہ مطابقت رکھتے ہیں۔ ABCD ابجد کی ہیئت پر ہے۔ c، ج کی جگہ پر ہے۔ c اور ج قریب المخرج ہیں۔

آگے EFG 'ہوز' کا قائم مقام ہے۔ F اکثر واؤ کی آواز دیتا ہے۔ جیسے OF میں ــــ OF کا صحیح انگریزی تلفظ آوو (OV) ہے۔ knife سے knives، f سے v بنتا ہے۔ یہاں بھی f واؤ میں تبدیل ہو گیا ہے۔ ہوز کی ہ کے مقابل E ہے۔ دونوں کی ادائیگی میں زبان نہیں ہلتی۔ کبھی کبھی ز۔ ج سے بدل جاتی ہے جیسے بعض ان پڑھ پوربی عزت کو عجت۔ حضور کو حجور کہتے ہیں۔ اسی نوعیت کے تغیر سے انگریزی میں ز۔ G ہو گئی ہے۔ اس طرح EFG ہوز کا قائم مقام ٹھہرا۔

حطی کے بالمقابل HIJ ہے اس میں سے 'ط' یعنی T انگریزی حروفِ تہجی میں آگے چلا گیا ہے۔ ج (J) اور ی ایک دوسرے سے بدل جایا کرتے ہیں۔ جیسے اطالوی یاٹ پنجاب میں آکر جاٹ ہو گئے۔ جمنا دریا کو ہندی میں یمنا لکھتے ہیں۔ ان رعائیتوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ HIJ حطی ہے۔

اس کے بعد کلمن ہے یہ انگریزی حروفِ تہجی میں مکمل طور پر جوں کا توں ہے KLMN۔

ازاں بعد سعفص ہے۔ اس کے مقابل حرف OP ہے۔ س اور ص کی آواز S سے نکلتی ہے۔ S انگریزی حروفِ تہجی میں آگے نکل گیا ہے۔ بعض حروف کا آگے چلے جانا ایک لابدی ضرورت ہے۔ جو انگریزی حروفِ ہجا کی کم مائگی کے باعث ہے۔ عربی میں تھوڑے تھوڑے فرق سے مشابہ اصوات کے لئے جدا جدا حروف ہیں مثلاً ث۔ س۔ ص لیکن انگریزی میں سب کے لئے ایک ہی حرف S ہے۔

OP میں O، ع کے مقام پر ہے P 'پ' ہے لیکن کبھی پ۔ ف سے بدل بھی جاتی ہے۔ فارسی زبان کا پدر انگریزی میں فادر ہو گیا۔ ہاتھی کو پیل اور فیل دونوں ہی بولتے ہیں۔ اس وضاحت سے OP اصلاً عف ہے۔ جو سعفص سے س اور ص کے کٹ جانے سے ملا تھا۔

آگے چلئے QRST تو ہے ہی "قرشت"۔

ثخذ اور ضظغ میں ذ۔ ض۔ ظ تینوں کی آوازیں انگریزی آخری حرف "Z" سے ادا ہوتی ہیں۔ X بھی Z کی آواز دیتا ہے۔ اگر الفاظ کے شروع میں آئے۔ الفاظ کے درمیان یا آخر میں X کی آواز کس ہوتی ہے جیسے Tax اور text میں = اس صورت میں یہ ثخذ کے خ کی الٹی زقند سے خث بنا خث سے خس ہوا، انگریزی میں خ نہ ہونے کے سبب "کس" ہو گیا۔ ابجد کے آخری حرف غ کی آواز انگریزی میں نہیں ہے۔

اس ساری بحث کا ماحصل یہ ہے کہ حروفِ ابجد عربی الاصل ہیں۔ یونانی نہیں۔ ابجد کا اثر دوسری زبانوں پر بھی پڑا ہے جیسا کہ اوپر انگریزی کے بارے میں لکھا گیا ہے۔ فارسی اور اردو شعراء نے ابجد کے حساب سے کثرت سے تاریخ گوئی کی ہے۔ شاید عربی شعراء نے بھی اس ضمن میں طبع آزمائی کی ہو۔

طارق محمود سدھو

شہاب ثاقب

ایک اندازے کے مطابق ہر سال ہزاروں ٹن ستاری مواد (STELLER MATERIAL) ہماری زمینی فضا میں داخل ہوتا ہے اور زیادہ تر سطح زمین پر پہنچنے سے پہلے ہی تباہ ہو جاتا ہے۔ اس طرح مادی مواد کا زمینی فضا میں داخل ہونا شہابِ ثاقب (METEOR) کا وجود ظاہر کرتا ہے۔ کئی اجلی راتوں میں اگر آسمان کی طرف مسلسل دیکھا جائے تو ایک شخص ایک گھنٹے میں تقریباً ۵ شہابِ ثاقب دیکھ سکتا ہے جو کسی شرارے یا پھلجھڑی کی طرح گرتے دکھائی دیتے ہیں۔ یوں تو شہابِ ثاقب بہت سے زمینی فضا میں داخل ہوتے ہیں۔ مگر ان میں بہت کم سطح زمین تک پہنچ پاتے ہیں۔ ایک شہابِ ثاقب کا وزن چند ملی گرام سے ہزاروں ٹن تک ہو سکتا ہے۔ شہابِ ثاقب زمینی فضا میں ۷ میل سے ۴۵ میل فی سیکنڈ کی رفتار سے داخل ہوتے ہیں اور یہ زمین سے ۵۰ سے ۷۵ میل کی بلندی پر نظر آجاتے ہیں اس قدر تیز رفتاری کی وجہ سے شہابِ ثاقب فضا کی رگڑ سے جل کر بھڑک اٹھتے ہیں جو فضا میں روشنی (LUMINOSITY) کا سبب بنتے ہیں۔ یہ روشنی ایک چمکدار لکیر (BRIGHT LINE) کی صورت میں آسمان پر ظاہر ہوتی ہے۔

۳۰ جون ۱۹۰۸ء کی صبح سائبیریا میں ایک آتشیں گیند تیزی سے آسمان پر حرکت کرتی دیکھی گئی۔ آتشیں گیند نے افق کو چھوا اور ایک زبردست دھماکہ ہوا۔ اس دھماکے نے دو ہزار مربع میٹر کے جنگلات تباہ کر دیئے۔ اس دھماکے کی آواز ۶۰۰ میل دور تک سنائی دی۔ اس دھماکے نے فضائی جھٹکے کی ایسی لہر پیدا کی جس نے دور دور تک تباہی پھیلائی۔ سائنسدانوں نے اس واقعے کا جواز یہ پیش کیا کہ دھماکہ کسی ضد مادے (ANTI MATTER) کے اڑتے ہوئے ٹکڑے کے زمینی مادے سے ٹکرانے کی وجہ سے ہوا اور یہ ضد مادہ پھٹ کر گاما شعاعوں کی چمک میں جل بجھا۔ لیکن جائے حادثہ پر تابکاری کی غیر موجودگی اس توجیہہ کو کوئی تقویت فراہم نہ کر سکی۔ اس حادثہ میں گو ایک زبردست دھماکہ ہوا اور جنگل میں آگ بھڑک اٹھی لیکن اسکے باوجود جائے حادثہ پر تصادم کا کوئی نشان یا گڑھا نہیں تھا۔ بعد میں سائنسدانوں نے یہ تسلیم کیا کہ یہ حادثہ شہابِ ثاقب کی وجہ سے رونما ہوا اور اسکی رفتار ۳۰ میل فی سیکنڈ تھی اور یہ کسی دمدار ستارے کا کچھ حصہ تھا جو اس سے علیحدہ ہوا نظامِ شمسی میں ستاروں کے بننے کے دوران بہت سا مواد ایک ستارے کی صورت میں جمع نہ ہو سکا۔ یہ مواد ستاروں کی درمیانی جگہوں میں موجود ہے جسے بین السیاری (INTERPLANETRY MATERIAL) کہتے ہیں۔ یہ مواد چھوٹے چھوٹے ذرات سے لے کر سینکڑوں کلومیٹر بڑے اجسام کی صورت میں پایا جاتا ہے۔ خاص طور پر مریخ (MARS) اور مشتری (JUPITER) کے درمیان یہ مواد زیادہ کثرت سے پایا جاتا ہے اور یہ اجسام آپس میں ٹکراتے ہیں اور اس ٹکراؤ کے نتیجے میں مواد کے ٹکڑے دوسرے ستاروں کی جانب پھینکے جاتے ہیں۔ مریخ اور مشتری کے درمیان یہ اجسام سیارچے یا ایسٹیرائڈ (ASTEROIDS) کہلاتے ہیں یہ ایسٹیرائڈز جب زمینی فضا میں داخل ہوتے ہیں تو شہابِ ثاقب (METEOR) کہلاتے ہیں۔ شہابیوں کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ دمدار ستارے کے ہی پیچھے حصے ہوتے ہیں۔ پرانے دمدار ستارے سورج کے قریب سے بار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بار گذرنے پر گرم ہو جاتے ہیں اور مختلف حصوں میں تقسیم ہو کر بخارات کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اور کچھ ٹوٹ پھوٹ کر ملبے کی صورت میں دمدار کے مکمل مدار میں پھیل جاتے ہیں۔ جہاں یہ مدار زمینی مدار کو قطع کرتا ہے وہاں یہ زمینی فضا میں داخل ہو جاتے ہیں۔

شہابیوں کی مختلف دھاتوں اور معدنیات رکھنے کی وجہ سے مختلف قسمیں ہیں۔

۱:۔ پتھریلے شہابیے ایسے شہابیے ہیں جن میں سیلیکیٹ (SILICATE) کی مقدار زیادہ ہوتی ہے

۲:۔ درمیانی شہابیئے ایسے شہابیئے ہوتے ہیں جن میں نکل اور مختلف معدنیات ہوتی ہیں۔

۳:۔ فولادی شہابیئے ایسے شہابیئے ہوتے ہیں جن میں زیادہ مقدار لوہے اور نکل کی ہوتی ہے۔

ایک شہابیہ جتنا بڑا ہوگا اور جتنا ٹھوس ہوگا اتنا ہی زیادہ دیر تک اپنا وجود برقرار رکھے گا بعض دفعہ یہ اتنا بڑا اور ٹھوس ہوتا ہے کہ زمین سے ٹکرا جاتا ہے۔ اور اس وقت اِسے میٹیورائیٹ (METEORITE) کہتے ہیں۔ زمین، چاند، سورج اور شہابیئے کے کیمیائی تجزیہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ ایک ہی شئے سے وجود میں آئے جو کہ غالباً گیسوں کا بادل (GASEOUS NEBULA) تھا

قدیم یونان کی تاریخ میں ان کا ذکر ملتا ہے بائبل میں بھی انسان کی موت کا ذکر اوپر سے گرنے والے پتھر کی وجہ سے ملتا ہے۔

بقیہ :۔ صفحہ ۵ سے آگے

اور پوچھتے کہ کیا نمبردار صاحب کی طبیعت تو خراب نہیں۔ کہ آج نماز کو نہیں آئے۔ پھر ہم بتاتے کہ وہ کہیں باہر گئے ہیں۔ آپ کی صفات گنوانے کے لئے لمبا وقت درکار ہے۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالا تھا۔ محترم والد صاحب کو تہجد گزار پایا۔

۵ فروری ۱۹۸۴ء رات کو عین تہجد کے وقت ہارٹ اٹیک ہوا۔ اور آپ ہمیں ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر اس جہانِ فانی سے منہ موڑ گئے۔ موصی ہونے کے باعث بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔ خدا آپ کو غریقِ رحمت کرے۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۴۵۹ :۔ میں سعیدہ بیگم زوجہ عبداللطیف شاہد قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر ۸۰ تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰۰/- روپے (۲) مکان واقع اسلام آباد مالیتی ۲۰۰،۰۰۰/- روپے (۳) طلائی زیورات وزنی ۵ ماشے مالیت ۱۵۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۳۶۶/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں اور مبلغ ۲۰۰۰/- روپے ماہانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ سعیدہ بیگم زوجہ عبداللطیف شاہد کوارٹر نمبر ۸۰ تحریک جدید ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ سید جواد علی وصیت نمبر ۱۵۰۰۶۔ گواہ شد نمبر ۲۔ عبداللطیف شاہد خاوند موصیہ وصیت نمبر ۲۳۶۰۶۔

مسل نمبر ۲۷۴۶۱ :۔ میں زکیہ خانم زوجہ ناصر احمد مسعود قوم ٹھکر راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۵/۲۵ دارالعلوم وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱۱/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ بالیاں وزنی ۷،۵۰۰ گرام مالیتی ۲۰۶۲/- روپے۔ چوڑیاں طلائی وزنی ۷۵ گرام مالیتی ۱۸۰۰۰/- روپے میزان وزن ۸۲،۵۰۰ گرام کل مالیت ۲۰۰۶۲/- روپے حق مہر ۲۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ زکیہ خانم زوجہ ناصر احمد مسعود۔ گواہ شد نمبر ۱ ناصر احمد مسعود وصیت نمبر ۲۰۳۱۲ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد اکرم خان وصیت نمبر ۲۶۴۷۸۔

مسل نمبر ۲۷۴۶۶ :۔ سیدہ رضوانہ ماریہ حسن بنت بریگیڈیئر ڈاکٹر سید ضیاء الحسن قوم سید احمدی پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷-۳-۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان ۵۲ ویسٹرج نمبر ۱ میں میرا حصہ ۱/۷ ہے (۲) زیورات طلائی ۹ تولہ ۷ ماشہ مالیتی ۳۲۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ سیدہ رضوانہ ماریہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ سید ضیاء الحسن وصیت نمبر ۱۸۰۷۴۔ گواہ شد نمبر ۲۔ شیخ محمد یونس مربی سلسلہ گوجر خان راولپنڈی

مسل نمبر ۲۷۴۶۷ :۔ میں سیدہ نعمانہ شاہ زوجہ سید ریحان الحسن صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۲/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) حق مہر بذمہ خاوند ۵۰،۰۰۰/- روپے زیورات مالیتی ۱۰۰،۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ سیدہ نعمانہ شاہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ سید ضیاء الحسن وصیت نمبر ۱۸۰۷۴۔ گواہ شد نمبر ۲۔ شیخ محمد یونس مربی سلسلہ گوجر خان ضلع راولپنڈی

بقیہ :۔ صفحہ ۴ سے آگے

ان لاکھوں کروڑوں کیڑوں کو یک وقت گرانے کا کیا اثر ہوگا۔ یہ مالیا جو فصل مارکیٹ ڈوپ کی نسل سے تعلق رکھتا ہے جس کا سائنسی نام الوریانا ئن بی ہے اس پر کوئی جامع مطالعہ پچھلی نصف صدی سے ابھی تک نہیں ہوا۔ بنی نوع انسان کو منشیات کی موذی لعنت سے نجات دلانے کے لئے ماہرین دن رات تحقیقات کر رہے ہیں تاکہ منشیات کی اس لعنت کو دور کیا جاسکے اور نئی نسل کو پاک اور صاف ستھرا ماحول مہیا کیا جاسکے۔

بدلتے موسم کا خیال رکھیئے۔ دھوپ کی تپش سے بچنے کی کوشش کیجیے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ وفاقی حکومت کو آئی ایم ایف (عالمی مالیاتی فنڈ) کی طرف سے بجٹ کے سلسلہ میں مسلسل دباؤ اور صوبوں کے ساتھ بعض معاملات پر اتفاق رائے نہ ہونے کی وجہ سے بجٹ بنانے میں بڑی دشواریاں پیش آرہی ہیں وزارت خزانہ کے ماہرین نے بتایا ہے کہ آئی ایم ایف کے ماہرین بجٹ کی دستاویزات میں مسلسل تبدیلیاں تجویز کر رہے ہیں اس سے حکومت کو کئی مشکلات کا سامنا ہے۔ مجوزہ خسارہ ۵۶ ارب روپے سے بڑھ کر ۷۲ سے ۷۵ ارب تک ہو گیا ہے۔

○ سرگودھا پولیس نے چار مجسٹریٹوں کی سرکردگی میں چک نمبر ۴۶ شمالی میں دو مسلم لیگی دھڑوں میں تصادم کے نتیجے میں گھر گھر تلاشی لیکر بڑی مقدار میں اسلحہ برآمد کر لیا۔

○ بلوچستان کابینہ میں جمعیت علماء اسلام کے وزیر مولوی عبدالسلام نے بلوچستان اسمبلی کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا ہے جس کے بارے میں نوٹیفکیشن جاری کر کے نشست کو خالی قرار دے دیا گیا ہے۔ مولوی عبدالسلام کو کابینہ سے اختلافات تھے۔

○ کراچی کے علاقوں ملیر ماڈل کالونی اور سعود آباد میں کرفیو کے باوجود سخت خوف وہراس پھیلا ہوا ہے لوگ گھروں میں بند ہیں جمعہ کی نماز کے لئے کرفیو کا وقفہ نہیں دیا گیا رات گئے پولیس نے شرپسندوں کی گرفتاری کے لئے متعدد علاقوں میں چھاپے مارے تاہم نہ تو اسلحہ برآمد ہوا اور نہ ہی کوئی شرپسند گرفتار ہو سکا۔

○ گجرات میں سات اشتہاری ملزم ڈیروں کے مالک اور رکن ضلع کونسل کو ڈیڑھ گھنٹہ کے پولیس مقابلے اور فائرنگ کے بعد گرفتار کر لیا گیا۔

گمشدہ نقدی

اقصیٰ چوک کے قریب سڑک پر کچھ رقم گر گئی ہے۔ جس کسی کو ملے دفتر الفضل میں اطلاع دیں۔

مظفر داؤد بھولا

غیر ملکی خبریں

○ عرب سربراہوں کی کانفرنس اس ماہ ۲۰ ر تاریخ کو بغداد میں ہو گی۔ یہ بات مصر کے صدر حسنی مبارک نے بتائی۔

○ الجزائر میں حکمران جماعت اور مسلمان بنیاد پرستوں کے مقابلے میں ایک تیسری طاقت نے جلوس نکالا۔ اس جلوس میں لاکھوں افراد شامل تھے اس کا اہتمام مرکزی تین جماعتوں کمیونسٹ پارٹی اور کئی دوسرے گروپوں نے مل کر کیا تھا۔ مظاہرین نے اسلامی قوانین کا نفاذ روکنے کا مطالبہ کیا۔

○ مصر میں منشیات کے ۲۷ سمگلروں کو موت کی سزا سنا دی گئی۔ مزید ۵ سمگلروں کو عمر قید کی سزا دے دی گئی ہے۔

○ بنگلہ دیش کے صدر ارشاد نے حکمران پارٹی کے چھ سینئر عہدیداروں کو ان کے عہدوں سے ہٹا دیا ہے۔

○ چین میں فوجی انٹیلی جنس کے سابق سربراہ کو مسلح افراد نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔

○ فلپائن کے ایک طیارے میں منیلا ائرپورٹ پر اڑنے سے تھوڑی دیر پہلے زبردست دھماکہ ہوا جس سے ۷ افراد ہلاک ہو گئے۔

مکان برائے فروخت

خوبصورت مکان، مناسب قیمت، مشتمل بر تین بیڈروم معہ اٹیچڈ باتھ، ٹی وی لاؤنج، کچن، دو صحن، میٹھا پانی، R.C.C چھت، بر قبہ دس مرلے۔ واقع دارالعلوم وسطی۔ برائے فوری فروخت مقصود ہے

رابطہ کیلئے فیاض احمد خان

خان سینیٹری ورکس، اقصیٰ روڈ، ربوہ

فون نمبر ____ ۹۱۳

پتہ